بیانیہ سولات اور جوابات

سوال نمبر ۱۔ ہمارے ملک کے لئے اردو زبان کی اہمیت بیان کریں۔ (۲۰۱۰) (۲۰۰۸)
پاکستان کی یکجہتی میں قومی زبان اردو کا کردار بیان کیجئے۔ (۲۰۰۹)

جواب: **قومی زبان کی اہمیت:**

اگرچہ کہ تمام صوبائی زبانیں مساوی اہمیت رکھتی ہیں۔اس کے باوجود ایک قومی زبان کی ضرورت اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔اردو زبان جسے آئینی تحفظ بھی حاصل ہے اور بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح نے بھی اردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا تھا۔اردو زبان مختلف صوبوں کے درمیان رابطے کا کام دیتی ہے۔اور جب مختلف علاقوں کے افراد ایک دوسرے سے گفتگو کرنا اور تبادلہ خیال کرنا چاہتے ہیں تو انھیں ایک رابطے کی زبان کی ضرورت ہوتی ہے۔

قومی اتحاد و یکجہتی:

قومی زبان کے ذریعے قومی اتحاد اور یکجہتی کا تصور ابھرتا ہے اور مختلف صوبوں میں رہنے والوں کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنی الگ زبان رکھنے کے باوجود ایک قومی زبان کی بدولت ایک رشتے میں بندھے ہوئے ہیں اور یہ زبان سب کا ورثہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ اردو شاعری اور نثر میں پاکستان کا ہر صوبہ تخلیقات پیش کر رہا ہے۔ہمیں سندھ، پنجاب، بلوچستان اور صوبہ سرحد کے ایسے شاعر اور ادیب ملتے ہیں جنکی اردو میں تخلیقات، اردو ادب میں گرانقدر اضافہ ہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے یہ واضح ہے کہ اردو حقیقتاً اسکی مستحق ہے کہ اُسے قومی زبان کے طور پر اختیار کیا جائے۔اس لیے قومی اتحاد پیدا کرنے میں بحیثیت قومی زبان اس کی اہمیت ذیل میں بیان کی جارہی ہے۔

۱۔ رابطہ کا ذریعہ:

یہ پاکستان کے عوام کے درمایں تعاون اور تعلقات بڑھانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔یہ پاکستان کے چاروں صوبوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔اسی لیے یہ قومی اتحاد، یکجہتی اور استحکام کا ذریعہ ہے۔

۲۔ تحریک پاکستان میں کردار:

جب تحریک پاکستان اپنی ابتدائی منزلوں میں تھی تو اس وقت اردو سب سے زیادہ پسندیدہ زبان تھی۔یہ زبان جنوبی ایشیا (برصغیر پاک و ہند) پر مسلمانوں کے دور حکومت میں پروان چڑھی ہے۔اردو زبان بہت منفرد اور نمایاں ہوگئی تھی۔کیونکہ اس نے عربی، فارسی، ترکی اور انگریزی کے ذخیرہ الفاظ کو خود میں جذب اور قبول کرلیا۔اسلامی ثقافت نے اسے ایک علیحدہ پہچان دی اور اس کو مسلمانوں میں مقبول بنادیا۔اردو نے عوام کے مابین اتحاد و اتفاق پیدا کیا۔

۳۔ مشترک رشتہ:

بحیثیت قومی اردو اور صوبائی زبانوں میں بہت قریبی اور بے تکلفی کا رشتہ پایا جاتا ہے۔یہ تمام زبانیں عربی، فارسی اور انگریزی سے متاثر ہیں اسی لیے ان زبانوں میں بے شمار مشترک الفاظ ہیں۔تمام زبانوں میں یکساں موضوعات پر کتابیں اور لٹریچر دستیاب ہیں۔

۴۔ ذرائع ابلاغ (رسل ورسائل):

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور پریس ابلاغ کے خاص ذرائع ہیں۔ یہ قومی اتحاد و اتفاق کے فروغ کے لیے قومی اور صوبائی زبانوں کی مدد سے اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان زبانوں کے مشترک سرمائے سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ اس سے قومی زبان کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کے مابین ہم آہنگی پیدا ہوئی ہے۔

۵۔ فائدے کا ذریعہ:

صوبائی زبانوں کی تحریریں مثلاً لوک کہانیاں، مضامین و مقالات، شاعری اور گیت اردو میں ترجمہ کیے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کو سمجھ کر لوگ زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کر سکیں اور لوگوں کے درمیان خیر خواہی اور نیک خواہشات کے جذبات فروغ پا سکیں اور ملک میں باہمی افہام و تفہیم میں اضافہ ہو سکے۔

۶۔ رابطہ:

پاکستان چار صوبوں کا ایک وفاق ہے۔ پاکستان کے مختلف صوبوں کے مابین اردو رابطے کی زبان کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔ اس طرح اردو قومی اتحاد و اتفاق کے لیے ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

۷۔ بین الاقوامی زبان:

اردو ادب نہ صرف سارے ملک میں چھایا ہوا ہے۔ بلکہ بیرون ملک بھی پھیلا ہوا ہے۔ اردو کا شمار بین الاقوامی زبانوں میں ہوتا ہے۔

۸۔ مشترک ذریعہ:

ہر قوم کی ایک زبان ہوتی ہے جو اُس کے عوام کے مابین اتحاد اور رابطے کے ذریعہ کے طور پر کام آتی ہے۔ مسلمانوں کو باہم یکجا کرنے والی قوت اسلام ہے۔ اسلام کے پیغام کی تبلیغ کے لیے اردو ایک مشترک ذریعہ بنی اور اسی نے اس کو ایک منفرد مقام عطا کیا ہے اور اسی وجہ سے یہ پاکستان کی قومی زبان ہے۔

پُر اثر اقدار:

ہر ثقافت کی کچھ پُر اثر اقدار ہوتی ہیں جو ثقافت مضبوط اقدار پر مرتب کی جاتی ہے۔ وہ دوسری ثقافتوں کو اپنے اندر ضم کر لیتی ہے۔

اختتامیہ:

ثقافت نسلوں میں منتقل ہوتی ہے۔ یہ ایک جاری رہنے والا عمل ہے۔

سوال نمبر۲۔ ثقافت میں زبان کی اہمیت کو واضح کریں۔

جواب: تعارف:

زبان دنیا بھر میں ثقافت کا اہم حصہ مانی جاتی ہے۔ یہ ایک دوسرے تک اپنی بات پہنچانے کا اور اپنے جذبات پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ یہ ثقافت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

زبان کی اہمیت:

۱۔ خیالات کا اظہار:

زبان کے ذریعے ہم اپنے خیالات و جذبات کا بہتر انداز سے اظہار کر سکتے ہیں۔

۲۔ زندگی کا اہم جزو:

یہ ہماری زندگی کا بہت اہم جزو ہے۔ انسانی ثقافت اور اس کی اقدار زبان ہی کی وجہ سے ہیں۔

۳۔ ترقی کا ذریعہ:

زبان کی ترقی درحقیقت انسانی دماغ کی ترقی ہے۔ الفاظ ہمیں سوچنے میں بھی مدد کرتے ہیں۔

۴۔ قرآن:

ہر قوم اپنے نبی کی زبان رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

''ہم نے ایسا کوئی نبی نہیں اتارا جس کی زبان لوگوں کی زبان نہ ہوتا کہ وہ صاف صاف اللہ کا پیغام بتاسکیں''(سورۃ ابراہیم)

۵۔ قومی شناخت:

زبان قوم کی شناخت ہوتی ہے۔ کسی بھی قوم کا مذہبی اثاثہ زبان کی وجہ سے سامنے آتا ہے۔

۶۔ ہماری قومی زبان:

زبان ہماری ثقافت کا حصہ ہے۔ ان میں سے کسی ایک زبان لوگوں کے بات کرنے کا قومی سطح پر ذریعہ بنتی ہے۔ اس سے اتحاد اور بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے۔

۷۔ علاقائی زبانیں:

علاقائی زبانیں کسی بھی ثقافت کا اثاثہ ہوتی ہیں۔ پاکستان کی علاقائی زبانیں پنجابی۔ سندھی۔ بلوچی اور پشتو ہیں۔

۸۔ ذرائع ابلاغ:

ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات و رسائل اور ذرائع آمد و رفت کی وساطت سے قومی ہم آہنگی اور ربط اور مشترکہ قومی ثقافت نشوونما پا رہی ہے۔

۹۔ نظام تعلیم:

قومی سطح پر اختیار کیے جانے والے تعلیمی نظام کی وساطت سے قومی ثقافت کی نشوونما ہوتی ہے اور یہ پروان چڑھتی ہے اس طرح قومی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے مشترکہ ثقافتی اقدار کو فروغ ملتا ہے اور نئی نسل کا ثقافتی ورثے سے لگاؤ پیدا ہوتا ہے۔

اختتامیہ:

زبان ہی وہ واحد ذریعہ ہے۔ جس سے ہم اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار کرسکتے ہیں یہ لوگوں کے انفرادی اور قومی کردار کا آئینہ دار ہوتی ہے۔

سوال نمبر۳۔ ثقافت سے کیا مراد ہے؟ ثقافت کی خصوصیات بیان کریں۔ (۲۰۱۱)

جواب: ثقافت سے مراد:

ثقافت کے لفظی معنی ہیں " کچھ اگانا" اس کو ایک طرز زندگی بھی کہا جاتا ہے۔ کسی بھی معاشرے کا مجموعی طرز عمل ثقافت کہلاتا ہے۔ ثقافت کا ہر ایک پہلو اور عنصر قوم کے ماضی اور حال کا عکاس ہوتا ہے۔ جغرافیائی حالات اور ماحول کا بھی قوم کی ثقافت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ ان حالات اور ماحول میں زمین، آب و ہوا، نباتات، معدنی وسائل اور حیوانات سبھی شامل ہیں۔

ثقافت کی خصوصیات:

ثقافت کی چند کرداری خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔مخصوص مزاج:

ہر ثقافت کا اپنا مخصوص مزاج ہوتا ہے۔ جو ایک تہذیب وثقافت والوں کو دوسوں سے ممتاز کرتا ہے۔ یہ ثقافت کسی قوم یا ملک کی تاریخ اور نظریے کی عکاسی کرتی ہے۔

۲۔قوت (داعیہ):

ثقافت ایک قوت (داعیہ) ہے جو دوسروں کو متاثر کرتی ہے۔ مثبت سوچ وفکر (قوت) کی ثقافت جلد ہی دوسری ثقافتوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

۳۔ثقافتوں سے ملاپ:

دوسری ثقافتوں سے ملاپ اور رابطے کی صورت میں ثقافت میں تبدیلی آسکتی ہے۔ ایک وقت تھا کہ مسلم ثقافت نے دنیا کی دوسری اقوام کی ثقافت کو متاثر کیا تھا۔ یہ ثقافتی سوچ وفکر (قوت) اس وقت تک موثر رہتی ہے جب تک لوگوں کا اپنا کردار اُس ثقافت پر یقین اور اعتماد کا اظہار کرتا رہتا ہے۔

۴۔انفرادی شناخت اور پہچان:

کسی بھی ثقافت کی اپنی انفرادی شناخت اور پہچان اس کو دوسروں میں مقبول بناتی ہے۔ ماضی میں مسلم ثقافت اس لیے بام عروج پر پہنچی تھی کیوں کہ ہر مسلمان اپنے ذاتی کردار اور اقدار میں بہت توانا اور مستحکم تھا۔

۵۔توانا اقدار:

ہر ثقافت کی چند بڑی توانا اقدار ہوتی ہیں۔ توانا، مستحکم اور مستقل اقدار کی حامل ثقافت دوسری ثقافتوں کو خود میں جذب کر لیتی ہیں۔ جس طرح مسلم ثقافت نے اُس وقت کیا جب مسلمانوں نے کئی دوسرے ممالک کو فتح کر لیا۔ ان ثقافتوں کے مسلم ثقافت میں جذب ہونے کی وجہ اسلام کی توانا، پائیدار اور مستقل اقدار ہیں۔

اختتامیہ:

اُردو پاکستان کی سرکاری زبان ہونے کے ناطے خاص اہمیت رکھتی ہے۔

سوال نمبر۴۔ پاکستان کی علاقائی زبانوں پر نوٹ لکھیئے۔ پاکستان کی صوبائی زبانوں کے نام لکھئے اور ہر زبان کے ایک ایک شاعر کا نام بھی لکھئے۔ (۲۰۱۳)

جواب:

تعارف:

پاکستان کی علاقائی زبانوں کا اثاثہ بھی عربی، فارسی اور دوسری زبانوں کا مرہون منت ہے۔ پنجابی، سندھی، پشتو اور بلوچی پاکستان کی چار اہم علاقائی زبانیں ہیں۔ ان زبانوں میں مشترکہ خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

مشترکہ خصوصیات:

i- یہ ثقافتی اور اخلاقی زندگی کا آئینہ دار ہیں۔

ii- ان میں عربی اور فارسی کی آمیزش ہے۔

iii- یہ اسلام سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔

iv- اس میں جنگی ترانوں اور صوفی رنگ کا مشترکہ اثاثہ ہے۔

v- یہ سب قرآنی رسم الخط کو بنیاد بناتی ہیں۔

پنجابی:

پنجابی، پنجاب کی علاقائی زبان ہے۔اس کا پراکرت کے ساتھ تعلق ہے۔اس کے ذخیرے میں عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کی آمیزش ہے۔یہ مختلف طریقوں سے بولی جاتی ہے۔

اس میں عشقیہ شاعری کا خزانہ موجود ہے۔ پنجابی غزل، بیت، کافی اور سہ حرفی، بارہ ماہ اور ستوار مشہور ہیں۔اور داستانوں والی نظمیں جیسے قصہ نور نامہ، گلزار، جنگ نامہ، وار۔

مشہور پنجابی شاعر:

بابا فرید شکر گنج۔ شیخ ابراہیم فرید ثانی۔ سلطان باہو۔ مادھو لال حسین۔ بُھلے شاہ۔ علی حیدر۔اور وارث شاہ

سندھی:

سندھی بھی پراکرت زبان سے بنی ہے۔یہ سندھ کے علاقوں میں بولی جاتی ہے اس میں عربی، فارسی اور ترکی الفاظ کی آمیزش ہے۔یہ عربی نقاش پر دائیں سے بائیں جانب لکھی جاتی ہے۔

مشہور سندھی شاعر:

شاہ عبداللطیف بھٹائی۔ سچل سرمست۔ مخدوم نور۔ شاہ عنایت۔ بیدل۔ ثابت علی شاہ۔ قاضی قاضحا

سندھی کی ترقی:

سندھی کی ترقی کے لیئے بہت سے اقدامات کیئے گئے ہیں۔سندھی لٹریری بورڈ اور بزم طالب المولیٰ وغیرہ کے ادارے بنائے گئے ہیں۔ بہت سے اخبارات بھی سندھی میں نکالے جارہے ہیں جیسے عبارت۔نوائے سندھ اور خادم وطن۔

بلوچی:

بلوچستان کی زبان بلوچی کا ارتقاء ایرانی زبانوں سے ہوا۔یہ سب سے کم ترقی پانے والی پاکستان کی زبان ہے بلوچی ادب کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ابتدائی زمانہ	۱۴۳۰۔۔۔۱۶۰۰
بعد کا زمانہ	۱۶۰۰۔۔۔۱۸۵۰
جدید زمانہ	۱۸۵۰۔۔۔۱۹۳۰
عصر حاضر کا زمانہ	۱۹۳۰۔۔۔تا نی زمانہ

۱۹۴۰ء تک بلوچی میں کوئی کتاب اور اخبار نہ چھپ سکا۔اس وقت بلوچی ادب ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

بلوچی کی اقسام:

سلیمانی۔مکرانی

مشہور ادیب:

آزاد جمال دین۔ الفت نسیم۔ عبدالقادر شاہوانی۔ ملک محمد رمضان۔ میر عاقل مینگل

مشہور شاعر:

جام دارگ۔ شاہ مرید۔ شاہ داد

پشتو:

یہ خیبر پختون خواہ کی علاقائی زبان ہے۔یہ شمالی ایران کی زبان ہے۔اور اس میں فارسی، عربی، یونانی اور پہلوی زبان کے الفاظ شامل ہیں۔

پشتو کی ترقی کے اقدامات:

پشتو ایرانی زبان ہونے کے باوجود اس کا ادب خاصا نیا ہے۔آزادی کے بعد پشتو ادب کو خاصی پذیرائی ملی۔پشتو اکیڈمی پشاور اور دوسری ادبی سوسائٹیاں اور تعلیمی ادارے جیسں۔اسلامیہ کالج پشاور نے بھی پشتو کی بہتری کے لیئے بہت سا کام کیا ہے۔

پشتو کے مشہور شعراء:

امیر خسرو۔ خوشحال خان خٹک۔ رحمان بابا۔ شیر شاہ سوری۔ سیف اللہ۔ کاظم

اختتامیہ:

پاکستان کی علاقائی زبانیں بھی بہت جدید زبانیں ہیں۔ان سب کا ادب مشترکہ امن اور بھائی چارے کا پیغام دیتے ہیں۔

سوال نمبر ۵۔ پاکستان کے مشترکہ ثقافتی ورثے کے اظہار کی مختلف صورتوں پر جامع نوٹ لکھیئے۔

جواب:

تعارف:

پاکستان چونکہ اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے تو پاکستان کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔اس لیئے ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان اسلامی تہذیب وثقافت کا علمبر دار ہے۔اس اسلامی ثقافت نے ان کے فن، ادب، موسیقی اور زبانوں پر گہرا اثر ڈالا ہے۔پاکستان کے مشترکہ ثقافتی ورثے کے اظہار کی صورتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

مشترکہ ثقافت:

پاکستانی ثقافت ملی جلی ثقافت ہے۔جس میں عرب۔ایران اور ترکی کے اثرات شامل ہیں۔مختلف علاقوں کے لوگ ان کی تہذیب سے متاثر ہیں۔

عورت اور آدمی کا مقام:

حالانکہ پاکستانی ثقافت میں آدمیوں کو فوقیت حاصل ہے۔مگر پھر بھی عورتیں خاندان کا اہم حصہ سمجھی جاتی ہیں اور خاندان کے تمام معاملات کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔آدمی اور عورت کے حقوق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیان کیئے جاتے ہیں۔

۱۔ **سماجی زندگی:**

پاکستانی سادہ سماجی زندگی گزارتے ہیں۔ عام طور پر مشترکہ خاندانی نظام کو فوقیت دی جاتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں۔ شادی بیاہ انتہائی جوش وخروش سے کیئے جاتے ہیں۔

۲۔ **خوراک:**

خوراک وغیرہ کے طریقے خالصتاً اسلامی قوانین کے مطابق ہیں۔ سادہ خوراک پسند کی جاتی ہے۔

۳۔ **انٹرٹینمینٹ:**

انٹرٹینمینٹ کے طریقے بھی سادہ ہیں۔ ہاکی، کرکٹ، سکواش، کبڈی وغیرہ کے کھیل کھیلے جاتے ہیں۔

۴۔ **مذہبی تہوار:**

مشترکہ ثقافتی ورثے ہمارے مذہبی تہواروں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ شادی بیاہ، بیدائش واموات سب میں مشترکہ ثقافتی ورثہ جھلکتا ہے۔ عید میلا دالنبی، عیدالفطر اور عیدالاضحٰی جوش وخروش سے منائی جاتی ہے۔

۵۔ **محبت اور بھائی چارے کا پیغام:**

تمام علاقائی ادب اور اقدار سے مشترکہ محبت، امن اور بھائی چارے کا پیغام ملتا ہے۔

۶۔ **ذرائع ابلاغ:**

ریڈیو۔ ٹی وی۔ اخبارات۔ رسالے اور ذرائع نقل وحمل سب تعاون کی دلیل ہیں۔

۷۔ **تعلیمی نظام:**

تعلیمی نظام بھی ثقافت کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ تعلیمی نظام اور پڑھانے کے طریقے بھی مشترکہ ثقافت کے آئینہ دار ہیں۔

اختتامیہ:

پاکستان کا ثقافتی ورثہ اسلام پر مبنی ہے۔ اسلام نے پاکستان کی عوام کو اخوت کے ایک رشتے میں پرو دیا ہے۔

سوال نمبر۶۔ مختصر نوٹ لکھیئے۔

i- لباس　ii- ادب وفنون　iii- دستکاریاں　iv- تہوار

جواب: i- **لباس:**

پاکستان کا قومی لباس سادہ شلوار قمیص ہے۔ آدمی شلوار قمیص کے ساتھ واسکوٹ اور پگڑی پہنتے ہیں۔ جبکہ خواتین دوپٹہ اوڑھتی ہیں۔ ٹھنڈے علاقوں میں اونی لباس عام ہیں۔ جبکہ پنجاب سندھ اور بلوچستان میں ہلکے کپڑے گرمیوں میں اور اونی کپڑے سردیوں میں استعمال کیئے جاتے ہیں۔

ii- **ادب وفنون:**

پاکستان کا ثقافتی ورثہ نہایت قیمتی ہے۔ بہت سی عمارات جیسے مسجد شاہ جہاں ٹھٹھہ، شالیمار باغ، بادشاہی مسجد اور شاہی قلعہ لاہور

اور دوسری کئی جگہیں مغلیہ دور حکومت کی شاندار یادگاریں ہیں۔ مجسمہ سازی کی جگہ پتھروں اور نقاشی کے کام نے لے لی ہے۔ چوکنڈی کا مقبرہ اور مکلی پتھروں کے کام کی خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ہمارے خطاط اور پینٹرز بھی بہترین کام کرتے ہیں۔ شاعروں اور ادیبوں نے بھی انسانی جذبات و احساسات کو انتہائی حسین پیرائے میں بیان کیا ہے۔ ہمارے شاعر بھی اسلامی اقدار کو ہی بیان کرتے نظر آتے ہیں۔

iii- دستکاریاں:

پاکستان بھر میں دستکاری کا بہترین کام کیا جاتا ہے۔ یہ زیادہ تر مرد و خواتین گھروں میں تیار کرتے ہیں۔

سندھ کی مشہور دستکاریاں:

چوڑیاں بنانے کا کام۔ شیشے کا کام۔ اجرک۔ لنگی۔ کھیس۔ سوسی۔ کڑھائی اور کاشی کا کام جو برتنوں پر کیا جاتا ہے۔ چاندی کے زیورات اور سیپیوں کی بنی چیزیں سندھ کی مشہور دستکاریاں ہیں۔

ملتان کی دستکاریاں:

اونٹ کی کھال کی بنی ہوئی اشیاء وغیرہ اور برتن ملتان کی مشہور دستکاریاں ہیں۔

بہاولپور کی مشہور دستکاریاں:

مٹی کی اشیاء

چنیوٹ کی مشہور دستکاریاں:

لکڑی کا کام

پشاور کی مشہور دستکاریاں:

لوہے کا کام

بلوچستان کی مشہور دستکاریاں:

کڑھائی کا کام

یہ تمام دستکاریاں خوبصورت اور مشہور ہیں۔ ہمارے دستکار دن رات محنت سے کام کرتے ہیں۔

iv- تہوار اور میلے: (۲۰۱۲) (۲۰۰۹)

بہت سے تہوار، عرس اور میلے ہماری ثقافت کا اہم حصہ ہیں ہر سال ان کی وجہ سے لوگ خوش ہوتے ہیں۔

عیدالفطر:

یہ رمضان کے اختتام پر ہوتی ہے۔ یہ یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ یہ روزہ داروں کے لیئے اللہ کی طرف سے انعام ہے۔

عیدالاضحیٰ:

یہ دس ذی الحج کو منائی جاتی ہے۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ یہ ہمیں حضرت ابراہیم کی قربانی کی یاد دلاتی ہے جو انہوں نے اللہ کی راہ میں کی۔

عید میلادالنبی:

یہ حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں ۱۲ ربیع الاول کو منائی جاتی ہے۔ مساجد، بازار، سڑکیں اور گھر وغیرہ خوبصورتی سے سجائے جاتے ہیں۔ جلسے اور جلوس بھی نکالے جاتے ہیں۔

غیر مسلم تہوار: (۲۰۱۰)

پاکستان میں غیر مسلم اقلیتیں بھی رہتی ہیں۔ ان کے تہوار جیسے کرسمس (۲۵ دسمبر)، ایسٹر (اپریل) میں منائے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہندو راکھی بندھن، ہولی اور دیوالی مناتے ہیں جبکہ سکھ بیساکھی کا تہوار مناتے ہیں۔

میلے:

بہت سے میلے جیسے میلہ مویشیاں وغیرہ ہر سال منائے جاتے ہیں یہ لوگوں میں میل جول کو فروغ دیتے ہیں۔

عرس:

مختلف صوفیا و اولیائے کرام کی برسی کے موقع پر عرس منائے جاتے ہیں۔ دور دراز کے علاقوں کے لوگ ان عرسوں میں شرکت کے لیے آتے ہیں۔

مشہور عرس مندرجہ ذیل شخصیات کے منائے جاتے ہیں۔

-i	حضرت داتا گنج بخشؒ	لاہور پنجاب
-ii	حضرت میاں میرؒ	لاہور پنجاب
-iii	حضرت بہاالدین ذکریاؒ	ملتان پنجاب
-iv	حضرت شاہ رکن عالمؒ	ملتان پنجاب
-v	حضرت شاہ دولہ دریائیؒ	گجرات پنجاب
-vi	حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ	بھٹ شاہ سندھ
-vii	حضرت عبداللطیف امام بریؒ	اسلام آباد
-viii	حضرت سچل سرمستؒ	درازہ سندھ
-ix	حضرت لعل شہباز قلندرؒ	سیہون سندھ
-x	حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ	کلفٹن سندھ

یہ تمام تہوار، میلے اور عرس ہماری ثقافت کا اہم اور اٹوٹ حصہ ہیں۔